※ اداریہ ※ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اچھے معاشرے کی تعمیر کیسے ؟

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی
مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان (بنوں)

آپ کا گھر ایک سلطنت ہے۔ آپ گھر کے سربراہ ہیں۔ یا خاندان خانہ ہونے کے ناطے ''ملکہ محترمہ'' ہر دوصورتوں میں آپ اپنی سلطنت کے بارے میں جواب دہ ہیں، آپ جس چار دیواری میں رہتے ہیں عرف میں اسے گھر کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس چار دیواری کے اندر رہتے ہیں ان کی اجتماعی حیثیت کو خاندان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ والدین خاندان کی تشکیل حقوق وفرائض میں توازن رکھنے اور اپس کے مراتب کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہیں۔ ''یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیراً ونساء واتقو اللہ الذی تسائلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیباً'' (النساء ۱)

''لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اوراسی جان سے جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اُس معبود الٰہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو کہ اللہ تمہاری نگہبانی کر رہا ہے''

بخاری کتاب النکاح میں رسول ﷺ کا ارشاد گرامی مذکور ہے کہ ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، امیر حاکم ہے (حکمران) مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے اولاد پر نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔''

درج بالا آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ ''(۱) تقویٰ اختیار کیا جائے (۲) آپس کے تعلقات کو قائم اور مستحکم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ (۳) میاں بیوی دونوں اپنے گھر کے نگران ہیں ان سے نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (۴) چوتھی بات یہ ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ گھریلوں معاملات میں کون زیادتی کر رہا ہے اور کون عدل وانصاف سے کام لے کر خاندان کو اچھی بنیادوں پر استوار کر رہا ہے۔

اچھے خاندان بنانے، تعمیر کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے ایسا ماحول جس میں خوف خدا، ایمان، تقویٰ، محبت رسول اور دین پر عمل پیرا ہونے کا سچا جذبہ موجود ہو۔ ایسا ماحول جس میں فسق وفجور، اللہ ورسول ﷺ سے بغاوت کے جراثیم موجود نہ ہو۔ اپنے گھروں میں ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے حسب ذیل چند بنیادی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

گھر کی روحانی صفائی کیجئے: اس صفائی سے مراد دھول مٹی کی صفائی نہیں، اگرچہ ایک صاحبِ ایمان کا گھر اس لحاظ سے نظیف ونفیس ہوتا ہے لیکن یہ دوسری قسم کی صفائی ہے یہ صفائی منکرات، رسوم ورواج فحش باتوں اور بے ہودہ رسائل وجرائد کی ہے۔

اولاد: اپنے گھروں میں دیکھیے کہ کہیں شیطانی ڈبہ تو موجود نہیں جس سے عرف میں ''ٹی وی، وی سی ڈی اور کیبل نظام'' کہتے ہیں یقین رکھیے کہ آپ کے گھر میں اگر یہ منحوس چیز موجود ہے تو بھلے آپ خود کو کتنی ہی طفل تسلیاں دے دیں کہ ہم اس کے ذریعے صرف مذہبی پروگرام دیکھتے ہیں۔ یا خبریں وغیرہ سنتے ہیں، لیکن آپ کی تمام تر احتیاطوں کے باوجود یہ ضرر آپ کو ڈسے گا، اسلئے پہلی فرصت میں اس سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔ ٹی وی اور وی سی ڈی نجاست وغلاظت کا پٹارہ ہے یہ ہمارے عقائد کو بگاڑ رہا ہے اور گویا یہ فحاشی اور عریانی کا گھر میں کارخانہ بنانا ہے۔ ہمارے اعمال کو دیمک کی طرح چٹ رہا ہے، جن گھروں میں یہ وبائی ڈبہ موجود ہے وہاں سے رحمت الٰہی رخصت ہو چکی ہے۔

دوسرے نمبر پر دیکھیے کہ گھر میں تصاویر تو موجود نہیں اگر موجود ہو تو انہیں جلا دیجئے تاکہ رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ نہ ہو۔ اپنی الماریوں اور شیلف کا جائزہ لیجئے کہیں گانے بجانے کی کیسٹیں اور سی ڈیز تو نہیں رکھیں، فسق وفجور پر مبنی عشقیہ شاعری تو نہیں پڑی، بے ہودہ ناول اور تصویری رسائل تو نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مغرب زدہ لوگوں کے افکار کی کتابیں تو موجود نہیں یہ سب ہیں تو انہیں بھی گھر بدر کیجئے، جائزہ لیجئے کہ گھر کے اندر دیگر کیا کیا منکرات ہو رہے ہیں۔ شرعی پردے سے بے پروائی تو نہیں بدعات کی خرافات تو نہیں غیر شرعی خوشی اور غمی کے موقع پر رسم ورواج کی پابندی تو نہیں کی جاتی ہے۔ اگر ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز موجود ہو تو ان سے بھی چھٹکارا حاصل کیجئے۔ اس طرح آپ پہلے گھر کو صاف ستھرا کر کے ماحول کو دینی اعمال کیلئے قابل قبول بنائیں تاکہ کل جب آپ اپنے گھر والوں کو دینی احکام کی تلقین کریں تو اسے روبہ عمل لانے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔

تعلیم کا آغاز کیجئے: اپنے گھر میں ایک وقت مقرر کیجئے جب تمام افرادِ خانہ موجود ہوتے ہو۔ ایسے وقت تمام لوگ ایک جگہ بیٹھ کر تعلیم وتعلّم کا اہتمام کریں اور اکابر علماء کی کتابوں کا انتخاب کر کے ان کے مختلف ابواب پڑھ کر سنائیے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور احادیثِ رسول ﷺ کا انتخاب پڑھیے۔ اس وقت اپنے بچوں کو صحابہ وصحابیات، تابعین وتابعات اور تاریخ اسلام کے خاص واقعات کے بارے میں بتائے۔ دینی مسائل کی کوئی مستند کتاب پڑھیے تاکہ آپ کی اولاد دینی مسائل سے آگاہ ہو سکے۔ مسنون دعائیں اور چھوٹی سورتیں اپنے بچوں کو یاد کرائیے۔ اس کے لئے بہترین وقت عشاء کے نماز کے بعد کا ہے۔ جب تمام لوگ اپنی اپنی ضرورت سے فارغ ہو چکے ہو۔ اس طرح تعلیم وتعلّم کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمام گھر والوں کو اکھٹا مل کر بیٹھنا نصیب ہوگا گھر کے افراد میں سے کسی کا کوئی مسئلہ ہو تو علم میں آجائے گا کسی بات پر اجتماعی مشورہ درکار ہے تو وہ اسی موقع پر ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک گھر کی چاردیواری کے اندر محبت واخوّت اور دلی تمدردی کا بے مثال جذبہ پروان چڑھے گا۔

دینی کتب کی لائبریری بنائیے: اپنے گھر میں دینی کتب ورسائل کے لئے ایک الگ لائبریری بنائیے۔جس میں قرآن مجید کی منتخب تفاسیر، احادیث کی کتب، سیرۃ الرسول ﷺ، دینی مسائل واحکامات، تاریخ اسلام، جہاد اور مجاہدین، ادبی معلومات، فرق باطلہ کے، عیسائیت ویہودیت کی خفیہ وعلانیہ سازشوں کے متعلق کتب ورسائل رکھے جائیں۔ نیز اکابر علماء کے مواعظ، معاشرتی آداب اور ادعیہ ماثورہ کی کتابیں بھی رکھی جائیں، تاکہ افرادخانہ وقتاًفوقتاًان کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دینی احکام کی پابندی کرائیے: آپ پرگھر کے سربراہ ہونے کے ناطے لازمی ہے کہ اپنے متعلقین کودینی احکام کے پابند کروائیں شوہر بیوی کو، بیوی بچوں کی، غرض ایک دوسرے کودینی احکام کی تلقین کریں تو اصی بالحق پرعمل کریں، جہنم کی آگ سے بچانے کی فکرکریں جو مسلسل بھڑک رہی ہے سمجھ لیں کہ آج اگرآپ نے اس سلسلے میں کوتاہی کی تو قیامت کے روزپُرس ہوگی۔

قرآن مجید میں ہے"یاایھاالذین آمنوا قواانفسکم وأھلیکم ناراً" (التحریم ٦)

ترجمہ:اے ایمان والوں! بچاؤاپنے آپ کواورگھر والوں کوجہنم کی آگ سے"

اس سے خود بچنے اورگھر والوں کو بچانے کاایک ہی طریقہ ہے کہ خودکودین کے دامن سے وابستہ کرلیا جائے۔

اپنی اولادکونمازکاحکم دوجب وہ سات سال کی ہوجائے اورجب دس سال کو پہنچ جائیں تو(نہ پڑھنے پر) اسے مارو،اوراس عمر میں انکے بستر علیحدہ علیحدہ کردو۔ (ابوداؤد)

اپنے گھر والوں کوکھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات چیت کرنے، مہمانوں کی مہمانوازی، ملنے والوں سے تعلق کے آداب سکھائیں۔باپ پر لازم ہے کہ اولاد کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی اور معاشرتی تربیت کرے تاکہ وہ معاشرے کا بہترین فرد بن سکے۔

ضبط وتحمل کارویہ پیدا کیجئے: جس چاردیواری میں کچھ افراد رہتے ہوں وہاں کسی سے خلاف تہذیب بات سرزد ہوجانا آپس میں ناراضگی یا تو تکار ہوجانا کوئی نادر بات نہیں، ایسے موقع پرآپ کاامتحان ہے، دیکھئے کہ غلطی کس کی ہے اورکتنی ہے اس غلطی پر کس طرح تادیب ضروری ہے۔ایسامت کیجئے کہ ادھر بچے کی شکایت آئی ادھر چٹاخ پٹاخ دھنائی ہوگئی اسی طرح میاں بیوی کی آپس میں ناراضگی ہوسکتی ہے، کسی مسئلے پر اختلاف رائے پیدا ہوسکتا ہے، خیال رکھئے کہ آپ کا اختلاف بچوں کی سماعت تک نہ پہنچے، آپ کی باہمی چپقلش کا اولاد پر بہت برااثر پڑسکتا ہے۔اختلاف رائے کی صورت میں آپ دونوں نے کیا کردارادا کرنا ہے اس بارے میں دینی تعلیمات جاننے کی کوشش کریں۔طنز، لالچ، حسد، خوف یادباؤ کواپنے رویے کا حصہ نہ بننے دیں۔رواداری اورتحمل میاں بیوی کے لئے انتہائی لازمی ہیں، کبھی ناگوار بات پیش آجائے تو فوری ردعمل دینے کی کوشش نہ کریں۔ایسی بات یاحرکت سے اجتناب کریں جس سے دوسرے کو بدگمانی' شک یا وہم ہوسکے۔

توازن قائم کیجئے: ماں ہو یا باپ آپ کواپنی اولاد میں کسی بچے سے خاص محبت ہوسکتی ہے۔یہ ایک فطری امر ہے لیکن ضروری ہے۔